13333- علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل اوران کے لیے صلی اللہ علیہ وسلم کی تخصیص۔

سوال

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کو صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کے بارہ میں کیا حکم ہے اورکیا یہ صحیح ہے کہ نہیں ؟

پسندیدہ جواب

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا :

ایک شخص کے بارہ میں جس نے کہا کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ اہل بیت میں سے نہیں اوران پردرود پڑھنا صلی اللہ علیہ وسلم کہنا جائز نہیں ، ان کے لیے یہ کہنا بدعت ہے ؟

توشیخ الاسلام کا جواب تھا :

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ اہل بیت میں سے ہیں اس میں مسلمانوں کے درمیان کوئ اختلاف نہیں پایا جاتا ، مسلمانوں کاہاں اس طرح ظاہر ہے کہ اس پردلیل کی بھی کوئ ضرورت نہیں ، بلکہ علی رضی اللہ تعالی عنہ اہل بیت میں سے سب سے افضل ہیں ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بنوھاشم میں سب سے افضل ہیں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر علی اورفاطمہ اورحسن ، اورحسین رضی اللہ تعالی عنہم پرڈال کرفرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے پلیدی دورکردے اورانہیں اچھی طرح پاک کردے ۔

اوررہا یہ مسئلہ کہ صرف علی رضی اللہ تعالی عنہ کو اللھم صلی علی علی رضی اللہ تعالی عنہ کہنا ، توکیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اورکوانفرادی طورپرکہتا ہے ؟ کہ اللھم صلی علی عمریا علی رضی اللہ تعالی عنہم ۔

علماء کرام اس مسئلہ میں تنازع کا شکارہیں ، امام مالک اورامام شافعی رحمہ اللہ تعالی اورحنابلہ میں سے ایک گروہ کا قول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کوانفرادی طورپر صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہا جاسکتا ۔

جس طرح کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا مجھے اس کا علم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور پر بھی صلاۃ وسلام ضروری ہے ۔

امام احمد اوران کے اکثر اصحاب کا کہنا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ، اس لیے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کو کہا تھا صلی اللہ علیک ، لھذا یہ قول اولی اوراصح ہے ۔

لیکن صحابہ کرام میں سے کسی ایک کو انفرادی طور پر مثلا علی رضی اللہ تعالی عنہ یا کسی اور کو باقی سب صحابہ کو چھوڑکر صرف اس ایک ہی پر صلاۃ بھیجنا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری ہے اس لیے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شعار بن چکا ہے اوران کے نام کے ساتھ کہنا معروف ہے تو اب کسی اور کے لیے یہ کہنا بدعت شمار ہوگا ۔

الفتاوی الکبری (56/1) ۔

واللہ اعلم .